مروّجہ بدعات و رسوم کی حقیقت

مصنف

مولانا مصلح الدین اعظمی

ناشر

جمعیۃ اھلحدیث

جمعیۃ منزل بربر شاہ سرینگر کشمیر ۱۹۰۰۰۱

مروّجہ بدعات و رسوم کی حقیقت

مصنّف

مولانا مصلح الدین اعظمی

ناشر

جمعیۃ اہل حدیث جموں وکشمیر

بربرشاہ سرینگر ۱۹۰۰۰۱

نام کتاب :- مروجہ بدعات و رسوم کی حقیقت

نام مولف :- علامہ حافظ مصلح الدین اعظمیؒ

ناشر :- جمعیۃ اہل حدیث جموں و کشمیر

طابع :-

مطبع :- ایس ایس پریس دہلی

سنہ اشاعت :- ۱۹۹۲ء

ملنے کا پتہ

جمعیۃ اہل حدیث جموں و کشمیر

مکتبہ مسلم بربرشاہ سری نگر کشمیر

فہرست

ضروری گزارش	۴
مسلمہ اصول	۵
قبروں کی زیارت	۷
میلاد اور قیام	۸
یا غوثِ پاک کا نعرہ	۱۱
بشریتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳
حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴
قوالی	۱۵
قابلِ اعتراض عبارتیں	۱۶
میرا نقطۂ نظر	۱۷
پیری مریدی	۱۹
بریلوی بھائیوں کے لیے چند اشارے	۱۹۰
مختارِ کل	۲۱
وسیلہ	۲۲
علمِ غیب	۲۲
اولیاء کا احترام	۲۴

Scanned with OKEN Scanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ضروری گزارش

ایک دوست نے میرے نام ایک رسالہ بھیجا ہے جس کی سرخی ہے "فسادی کون"۔ اس کے مؤلف ہیں مولانا شبیہہ القادری۔ علی گنج سیوان سے اس کی اشاعت ہوئی ہے۔

برادران اسلام! اس دور میں ضرورت ہے کتاب و سنت کے نور پھیلانے کی تاکہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دوسرے انسان بھی اس نور سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ دنیا کے سبھی مسلمان قرآن و حدیث کو اپنا دستور اساسی مانتے ہیں، اور اللہ کے ساتھ ساتھ اس کے رسول کی اطاعت کو اپنے اوپر واجب تصوّر کرتے ہیں۔ اولیاء کرام اور ائمہ عظام احترام کے مستحق ہیں۔ لیکن اطاعت اللہ اور اس کے رسول کے لئے خاص ہے۔ بزرگانِ دین اور اولیاء کرام کی عظمت، رفعت اور بلندی کا راز شریعت کی پابندی اور اتباعِ سنت میں مضمر اور پوشیدہ ہے۔ جو شخص شریعت سے آزاد اور سنت کے خلاف گامزن ہو وہ ہرگز ادنیٰ درجے کا مسلمان بھی نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے کہ وہ ولایت کے اعلیٰ مقام تک پرواز کر سکے۔ اولیاء کرام نے شریعت کی مکمل پابندی کی ہے اور مریدوں کو بھی مکمل پابندی کا حکم دیا

ہے۔ میں چند نامی گرامی اولیاء کرام کے اقوالِ زرّیں پیش کرتا ہوں۔

خواجہ اجمیریؒ فرماتے ہیں، تصوّف اخلاق کی تعلیم کا نام ہے، اخلاق کی تکمیل شریعت کی پوری پابندی سے حاصل ہوتی ہے۔ سالک کو اس وقت طریقت کا مقام حاصل ہوتا ہے جب وہ خلافِ شرع امور سے مکمل اجتناب کرتا ہے۔ خواجہ اجمیریؒ نے اہلِ طریقت کے لئے دس چیزیں لازم قرار دی ہیں۔ ان میں ایک ضروری چیز شریعت پر استقامت بھی ہے۔ حضرت شرف الدین احمد منیریؒ فرماتے ہیں: "شریعت کے بغیر راہِ سلوک میں قدم رکھنا جہالت اور ہلاکت ہے۔ شریعت ہی سے طریقت کی راہ کھلتی ہے۔ طریقت بغیر شریعت کے زندیقیت (بد دینی) ہے۔

محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدینؒ فرماتے ہیں۔

شریعت کی پابندی ہر حال میں ضروری ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں: "آنچہ نامشروع است ناپسندیدہ است" جو چیز شرعاً ناجائز ہے بری ہے۔ ان کے علاوہ بھی دوسرے اولیاء کرام نے ہمیشہ خود شریعت کی پابندی کی ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس کی تلقین کی ہے۔ مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے بزمِ صوفیاء، مصنفہ سیّد صباح الدّین مطالعہ فرمائیے۔ یہ کتاب شبلی منزل اعظم گڑھ سے مل سکتی ہے۔

مسلّمہ اصول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دین مکمل ہوگیا۔ اس کا ثبوت یہ آیت ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدہ ۳) اس لئے آپ نے ہمیں جو کچھ کرنے کے لئے فرمایا یا خود کیا وہ دین ہے اور اس کے سوا بعد میں جو اضافے کئے گئے وہ خارج از دین

ہیں۔ دین کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے، وحی کا سلسلہ اور نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی۔ اس لئے وہ تمام کام جن کا حضورؐ سے کرنا یا حکم دینا ثابت نہیں ہے وہ پیروں کے تلے کچل دیئے جانے کے مستحق ہیں۔ قبروں کا اونچا کرنا، پختہ کرنا، اس پر چادر چڑھانا، چراغ، پھول، مٹھائی اور مرغ وغیرہ چڑھانا، سجدہ کرنا، چومنا، جھکنا، تعزیہ بنانا، اس پر چڑھاوے چڑھانا، تیجا کرنا اور چالیسواں کرنا، ایسی قوالیاں جن میں فحش اشعار گائے جاتے ہیں اور عورتیں بھی اس میں شریک ہوں۔ مزامیر اور باجے اس میں بجائے جائیں۔ الغرض یہ سب امور جو آج بریلویت کے لوازم زندگی اور سرمایۂ حیات ہیں۔ خارج از دین ہیں اور مٹا دیئے جانے کے مستحق ہیں کیونکہ یہ امور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کئے اور نہ انہیں کرنے کا حکم دیا۔ اہل سنت کے چاروں امام اور ان کی فقہیں ان کے جواز کو تسلیم نہیں کرتیں، اگر شبیہ القادری صاحب کو شبہ ہو تو وہ دس سال محنت و مشقت کر کے ان لغویات کا ثبوت کتاب و سنت اور حنفی فقہ سے پیش کر کے ہماری توصیف و تعریف کے مستحق بن جائیں۔

قبروں کی زیارت اور اس سے متعلق دوسرے امور

اسلامی شریعت مکمل اور آخری شریعت ہے اس لئے اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے پیدائش سے لے کر کفن و دفن تک کے تمام ضروری مسائل اور احکام ہمیں تفصیل سے بتا دیئے۔ قبروں کی زیارت اور اس کے آداب فقہ اور حدیث کی کتابوں میں مفصل موجود ہیں، قبروں کو چومنا چاٹنا، ان پر سالانہ عرس کرنا وغیرہ شرعاً ثابت نہیں ہے۔ بڑے پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں، جو شخص قبر کی زیارت کرے تو اس پر ہاتھ نہ رکھے اور نہ اس کا بوسہ دے ایسا کرنا یہودیوں کی عادت ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

عوام کو دھوکہ دینے کیلئے بعض بریلوی عالم قبروں پر پھول چڑھانے کے ثبوت میں بخاری شریف کی وہ حدیث پیش کرتے ہیں، جس میں حضور ﷺ سے دو گنہ گاروں کی قبروں پر کھجور کی تازہ شاخ کے رکھنے کا ذکر آیا ہے۔ جن میں سے ایک چغلخور تھا اور دوسرا پیشاب سے نہ بچنے والا۔ اس حدیث سے اولیاء کی قبروں پر چادر اور پھول چڑھانے کا ثبوت پیش کرنا "مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ" کی روشن مثال ہے اگر بریلوی حضرات اس حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو ان کو غنڈوں، چغلخوروں کی قبروں پر اور استنجا نہ کرنیوالوں کی قبروں پر پھول وغیرہ چڑھانا چاہیئے۔ اس حدیث کی روشنی میں اولیاء کرام کی قبروں پر پھول چڑھانا ان کی شان میں شرمناک گستاخی اور بدتمیزی ہے۔ قادری صاحب یا ان کے ہم مشرب

کوئی صاحب اگر یہ دعویٰ کریں کہ اولیاء کرام کے یہاں وہ سب کام جاری و ساری تھے جن کا کوئی سراغ شریعت میں نہیں ملتا تو ہم اس کو ہرگز تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیوں کہ ہم مدلل ثابت کر چکے ہیں کہ اولیاء کرام خود شریعت کے پابند تھے اور شریعت کی پابندی کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان سب ناجائز اور خلاف شرع امور کی نسبت ان کی طرف قطعاً غلط ہے۔ دنیادار حرام خور ملاؤں نے شکم پروری اور زر طلبی کیلئے خود قبوری شریعت بنائی اور خلافِ شرع ڈھکوسلے ایجاد کئے اور عام سادہ لوح مسلمانوں کو دام فریب میں لانے کیلئے ان غیر مشروع چیزوں کی نسبت حضرات اولیاء کرام کی طرف اسی طرح کر دی جس طرح مشرکینِ مکہ نے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بت بنا کر ان کے ہاتھوں میں فال کے تیر تھما کر عوام کو یہ تاثر دیا کہ فال سے قسمت معلوم کرنا حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت ہے تاکہ عوام اس کاروبار کی طرف متوجہ ہوں اور ان کو لوٹنے اور کھسوٹنے کا موقعہ مل جائے۔ محدثین کا اصول ہے، اگر کوئی حدیث قرآن سے ٹکراتی ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اسی اصول کی روشنی میں ہم ان تمام چیزوں کو جو شریعت کے خلاف ہیں۔ ان کی نسبت اولیاء کرام کی طرف صحیح تسلیم نہیں کر سکتے۔ ان کا مقام خلافِ شرع امور سے بہت اونچا اور بلند ہے، جب تک کوئی شخص شریعت کا پورا پابند اور متبع سنت نہ ہو وہ ولایت کے مقام پر فائز نہیں ہو سکتا۔

میلاد اور قیام

قادری صاحب! براہِ کرم ہمیں یہ بتائیے کہ مروجہ میلاد مسلمانوں میں کب رائج

ہوا ؟ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ مروجہ میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ سو سال کے بعد رائج ہوا۔ اگر میلاد اور اس میں قیام دینی اور شرعی کام ہیں تو چھ سو برس تک مسلمان اس سے دور کیوں رہے ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زندگی میں مسلمانوں کو اس کا پابند کیوں نہیں بنایا ؟ اور اگر میلاد اور قیام صحیح معنی دینی کام ہیں تو نماز اور روزے کی طرح تمام مسلمان اس پر متفق کیوں نہیں ہیں ؟ صرف بریلوی حضرات ہی کو ان کو جاری رکھنے کی فکر کیوں لاحق ہے ؟ محترم قادری صاحب حضورؐ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو مسلمانوں میں بیان کرنا تاکہ مسلمان ان کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائیں، نہ صرف مستحسن بلکہ کار ثواب ہے، حضورؐ کی شان کو اونچا کرنے کے لئے موضوع اور من گھڑت باتوں کو بیان کرنا گمراہ کن جہالت ہے۔ حضورؐ کی ذات از خود بلند و بالا ہے آپ کی عظمت کا اعتراف کرنے پر دشمن بھی مجبور ہیں، آپ کی ذات فطری حسن اور دہبی کمال رکھتی تھی۔ آپ کی عظمت و رفعت بریلوی مصنوعی رنگ اور روغن کی محتاج نہیں ہے۔ ہاں کسی خاص مہینہ اور تاریخ میں حضورؐ کی سالگرہ منانے کے لئے اس طرز پر مجالس قائم کرنا اس کو دین کا جزو سمجھنا، جس طرح ہندو اور عیسائی اپنے پیغمبروں کی برسیاں مناتے ہیں، ناپسندیدہ ہے، کیونکہ اسلام اپنی الگ جداگانہ اور منفرد تہذیب رکھتا ہے، دوسرے مذاہب کی نقل اتارنا اس کی شان اور آن کے خلاف ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ جو کروڑہا روپے وہ دوسروں کی نقل اتارنے میں خرچ کرتے ہیں وہ اشاعت دین میں خرچ کر کے تبلیغ کا فریضہ ادا کریں، اور ثواب دارین کے مستحق بن جائیں۔ رہ گیا میلاد میں قیام کا مسئلہ تو قادری صاحب یہ تو فرمائیے کہ ساری رات حضورؐ کا ذکر آپ کی مجلس میلاد میں ہوتا رہتا ہے اور پھر درود و سلام پڑھا جاتا ہے، پھر آخر میں قیام کی ضرورت آپ کیوں محسوس کرتے ہیں ؟ کیا قرآن و حدیث میں یہ حکم موجود ہے ! احنفی فقہ اور عقل سے اس کی ضرورت ثابت ہے، میرے خیال میں یہ عقیدہ رکھنا کہ حضورؐ آخر میں تشریف لاتے ہیں، اس لئے کھڑا ہونا ضروری ہے،

ایک من گھڑت افسانہ ہے حضورؐ درود وسلام کا تحفہ قبول کرنے کے لئے گلیوں اور کوچوں میں تشریف لائیں، ایسا کرنا حضورؐ کی شان کے خلاف ہے۔ اللہ نے اپنے حبیب کا درجہ اس سے بلند فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے، اللہ نے ایسے فرشتے مقرر فرمائے ہیں جو امت کا درود وسلام حضورؐ کی بارگاہ میں برابر پہونچاتے رہتے ہیں۔ قادری صاحب درود وسلام بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے کیوں کہ حضورؐ نے نمازوں میں اپنی امت کو بیٹھ کر درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ حضورؐ جانتے تھے کہ کس حالت میں درود وسلام پڑھنا افضل ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو احمد رضا خاں بریلوی کے حکم کو ٹھکراتے ہوئے بیٹھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر وہی درود وسلام پڑھنا چاہئے جو حضورؐ نے ہمیں سکھایا ہے اور بتایا ہے اور جسے ساری دنیا کے مسلمان بیٹھ کر نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ احمد رضا خاں اور ان کے ہم مشرب لوگوں کا من گھڑت سلام "یارسول سلام علیک، یاحبیب سلام علیک" حضورؐ کے بتائے ہوئے درود وسلام کے مقابلہ میں کوئی قیمت اور وزن نہیں رکھتا، اس لئے مسلمان حضورؐ کے مکمل اور افضل درود و سلام کو چھوڑ کر بریلوی درود وسلام پڑھنے میں وقت ضائع نہ کریں۔

یا غوث پاک کا نعرہ

تمام مسلمان یہ بات جانتے ہیں کہ اللہ کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے، دکھ سکھ، نفع نقصان، عزت ذلت، سب اس کے ہاتھ ہے، اللہ عام انسانوں کی طرح محتاج نہیں ہے کہ وہ زائد کاموں کے کرنے کے لئے مددگاروں کا محتاج ہو، وہ سب کچھ کرنے پر ہر وقت قادر ہے، اسی لئے اس نے اپنے تمام بندوں کو حکم دیا ہے۔ ادعونی استجب لکم۔ اے بندو مجھے پکارو میں تمہاری سنوں گا، دوسری جگہ فرمایا۔

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ میں پکارنے والے سے دور نہیں ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی سنتا ہوں۔

حضورؐ نے فرمایا۔ وہ حضور رحمن کی محبت کا بر ملا یوں کو زیادہ دعویٰ ہے کہ نمک جیسی معمولی چیز بھی خدا کے سوا کسی دوسرے سے نہ مانگو۔ قادری صاحب فرمائیے کہ جب آپ یا غوث کہتے ہیں تو غوث سے مراد کون ہوتا ہے؟ اللہ یا اس کا بندہ؟ اگر اللہ ہوتا ہے تو دل کھول کر یا غوث کا نعرہ لگائیے۔ اور اگر یا غوث سے شیخ عبد القادر جیلانیؒ مراد ہیں جو اللہ کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں، تو خدا کو چھوڑ کر بندے کو پکارنا، خالق کو چھوڑ کر مخلوق کو پکارنا شرک نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ شیخ

عبدالقادر جیلانیؒ جن کو آپ یا غوث کہہ کر پکارتے ہیں وہ توحید خالص کے داعی اور نقیب تھے۔ انہوں نے صاف لکھا ہے کہ:

"صرف بتوں کا پوجنا شرک نہیں بلکہ اللہ کے سوا دوسروں سے کچھ امیدیں رکھنا بھی شرک میں داخل ہے۔ بڑے پیر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو اللہ کو پکڑ کر دوسروں سے بے نیاز ہو جانا چاہیئے، اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے، اپنے تمام کاموں اور حالات میں اسی کی طرف پلٹنا چاہیئے۔

(غنیۃ الطالبین۔ ص ۲۵۰)

قادری صاحب! آپ نے چند اولیاء کرام کے نام لکھ کر دعویٰ کیا ہے کہ وہ یا غوث کا نعرہ اسی معنی میں لگاتے تھے جس معنی میں بریلوی لگاتے ہیں۔ یہ دعویٰ ان برگزیدہ ہستیوں پر سراسر بہتان ہے۔

خواجہ اجمیریؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ ہم کو روزی، دکان یا تجارت سے ملتی ہے، ایسا شخص مشرک ہے، کیونکہ رازق صرف اللہ ہے۔ اولیاء کرام توحید کے خاص علمبردار تھے۔ اسماعیل شہیدؒ، رشید احمد گنگوہیؒ، قاسم نانوتویؒ، حسین احمد مدنیؒ، جماعت اہلحدیث، جماعت اسلامی انہیں اولیاء کرام کے خوشہ چیں اور انہیں کے مشن کے علمبردار ہیں آپ لوگ ان بزرگوں کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی من گھڑت چیزوں کو ان کی طرف خواہ مخواہ منسوب کر دیتے ہیں، ان بزرگوں کا دامن شرک و بدعت سے یکسر پاک و صاف ہے۔

بشریتِ رسولؐ

قادری صاحب لکھتے ہیں۔

"ہم بھی مانتے ہیں کہ حضور لباسِ بشری میں ہیں"۔ بشر ہونا اور لباسِ بشری میں ہونا، دونوں میں کھلا ہوا فرق ہے۔ عیسائی مسیح کو اور ہندو رام جی و کرشن جی کو بشر نہیں مانتے لیکن وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ مسیح، رام اور کرشن اگرچہ بشر نہیں تھے لیکن وہ دنیا میں لباسِ بشری میں نازل ہوئے۔ قادری صاحب سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ حضور لباسِ بشری میں کیا تھے؟ خدا تھے یا اس کے بندے، اگر آپ بشر نہیں تھے تو کچھ اور تھے، تو آپ کو بھوک، پیاس، سردی اور گرمی وغیرہ کیوں لگتی تھی؟ یہ چیزیں تو بشریت کے لوازم ہیں، اگر آپ بشر نہیں تھے تو آپ کی ولادت بشری قانون کے مطابق کیوں ہوئی؟ اگر آپ بشر نہیں تھے تو کلمۂ شہادت اشھد ان محمدا عبدہٗ میں آپ کی عبدیت اور بشریت کا اعلان کیوں کیا جا رہا ہے؟ یہ الگ بات ہے کہ آپ بشر تھے لیکن ہمارے اور آپ جیسے نہیں تھے بلکہ افضل البشر تھے۔ آپ کا مرتبہ اور مقام مخلوقات میں سب سے بلند تھا۔ اگر کوئی شخص آپ کو ادنیٰ درجے کا بشر کہتا ہے تو اس کے اجہل من الحمار ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

حبِّ رسول

قرآن وحدیث دونوں سے اس بات کا ثبوت قطعی ہے کہ حضورؐ کی محبّت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ حضورؐ جب وضو فرماتے تھے تو پانی زمین میں نہیں گرتا تھا بلکہ صحابہ ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں اور سینوں میں مل لیتے تھے۔ آپ کے پسینوں کو شیشیوں میں محفوظ رکھتے تھے، اپنے ہاتھوں پر تیروں اور تلواروں کو روکتے تھے لیکن آپ کو گزند نہیں پہونچنے دیتے تھے یہ ہیں محبتِ رسولؐ کے اعلیٰ ترین نمونے۔ حضرت حسین شہید ہوتے بلاشبہ ان کی شہادت انسانی تاریخ کا المناک واقعہ ہے جن کو حضورؐ سے محبت ہے ان کو اس واقعہ سے گہرا رنج و الم پہونچے گا۔ حضورؐ نے خوشی اور رنج کے الگ الگ طریقے اور آداب مقرر فرمادیتے ہیں۔ حبِّ رسول کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم ہر حالت میں آپ کے مقرر کئے ہوئے قوانین کے پابند رہیں۔ آپ نے صاف فرمادیا کہ بیوی شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن منا سکتی ہے اور اس کے علاوہ کسی مسلمان کے لئے کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منانا حلال نہیں ہے سوگ منانے کا طریقہ بھی آپ نے متعین فرمادیا۔ نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا، سینہ پیٹنا بال نوچنا، سر پر دھول ڈالنا، ہائے ہائے کرکے چیخنا چلانا وغیرہ وغیرہ آپ نے حرام قرار دے دیا ہے ہمارے بریلوی بھائی محرم کی دسویں تاریخ میں جو کچھ کرتے ہیں اس کا وہ ایمانداری سے جائزہ لیں اور خود فیصلہ کریں کہ تعزیہ بنانا، اس کا طواف کرنا، اس پر چڑھاوے چڑھانا۔ زنجیروں اور چھریوں کا ماتم کرنا، ہائے حسینا، کہہ کر چیخنا اور چلانا وغیرہ وغیرہ حبِّ رسول میں داخل ہے یا اہانتِ رسول؟ میرا تو خیال یہ ہے کہ بریلوی علماء عام مسلمانوں سے جو کچھ محبّتِ رسول اور محبتِ حسین کے نام پر کروا رہے ہیں وہ حضورؐ کے احکام کی صریح خلاف ورزی اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کی کھلی توہین ہے۔

قوّالی

اچھے اشعار کا پڑھنا اور سننا جائز ہے۔ اچھے اشعار حضورؐ نے بھی پڑھے ہیں اور سنے بھی ہیں۔ یہی حال اولیاء کرام کا بھی تھا۔ اختلاف بریلویوں کی اس مروّجہ قوالی سے ہے جو محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین کی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے، محبوبِ الٰہی فرماتے ہیں کہ سماع کے لئے حسب ذیل شرائط لازمی ہیں۔

۱۔ سنانے والا مرد ہو عورت نہ ہو۔

۲۔ اشعار فحش اور گندے نہ ہوں۔

۳۔ سننے والا نفسانی لذت کے لئے نہ سنے خدا کے لئے سنے۔

۴۔ باجے، مزامیر، چنگ و رباب وغیرہ نہ ہوں۔

۵۔ اجتماع میں عورتیں نہ ہوں۔

اگر واقعتہً ان شرائط کے مطابق قوالیاں ہو رہی ہوں تو قابلِ اعتراض نہیں ہیں۔ ورنہ ان سے اجتناب ہر دیندار مسلمان کا فریضہ ہے۔

رشید احمد گنگوہیؒ، قاسم نانوتویؒ، اسمٰعیل شہیدؒ، حسین احمد مدنیؒ وغیرہ کے

وہ قابلِ اعتراض الفاظ و عبارتیں جو قادری صاحب نے نقل کی ہیں۔

قادری صاحب نے مذکورہ بزرگانِ دین کے رسالوں سے چند الفاظ و عبارتیں پیش کی ہیں اور عام مسلمان کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ حضرات بے ادب گستاخ، انگریز کے پٹھو، حکومت کے چمچے اور انگریزوں کے ہاتھوں میں چند ٹکوں میں بکے ہوئے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جن الفاظ و عبارت کو قادری صاحب نے پیش کیا ہے، بریلوی علماء ہمیشہ انہیں الفاظ و عبارات کو پیش کر کے ان بزرگانِ دین کے خلاف عوام کو بھڑکاتے رہتے ہیں، حالاں کہ علماء دیوبند ان کا کافی و شافی جواب دے چکے ہیں اس لئے عام مسلمانوں سے میری اپیل ہے کہ جوابات کو معلوم کرنیکے بعد وہ فیصلہ فرمائیں اور عجلت میں کوئی غلط اقدام نہ کریں۔ تمام مسلمان یاد رکھیں قادری صاحب جن بزرگانِ دین کی شان میں مغلظات استعمال فرما رہے ہیں وہ اپنے وقت کے امام شریعت اور طریقت کے رازداں تھے نیز منطق و فلسفہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے انکے عمیق کلام اور گہری عبارتوں کی تہہ تک پہونچنا بریلوی میلاد خواں مولویوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا واقعہ سامنے رکھنا

ضروری ہے۔ حضرت خضرؑ نے کشتی توڑ دی حالانکہ اس کے مالکوں نے ان کو مفت اس پر سوار کیا تھا، ایک معصوم بچے کی گردن مروڑ دی۔ بدخلق لوگوں کی دیوار درست کردی۔ بظاہر یہ باتیں بری نظر آتی تھیں، اس لئے حضرت موسیٰؑ مشتعل ہو گئے۔ مگر جب خضرؑ نے اصل حقیقت سے پردہ اٹھایا تو حضرت موسیٰؑ حضرت خضرؑ کے کمالات کے قائل ہو گئے۔

یہی حال ان عبارتوں کا ہے ارباب تصوف اور ماہرین علوم ہی اس کی گہرائیوں تک پہونچ سکتے ہیں اور جو لوگ ان کی گہرائی تک اتریں گے ان کو یہ عبارتیں علم و فن کی آئینہ دار نظر آئیں گی، اور وہ ان لوگوں کے مہارت فن کا لوہا ماننے پر مجبور ہوں گے، جن کے قلم فیض رقم سے یہ عمیق عبارتیں وجود میں آئی ہیں اس لئے عوام ظاہری الفاظ و عبارات سے طیش میں نہ آئیں اور ان کی جو تشریح علماء دیوبند بار بار فرما چکے ہیں۔ ان کو نگاہ میں رکھیں۔

میرا نقطۂ نظر

اس سلسلہ میں میرا خیال ہے کہ اس وقت جو لوگ مذکورہ اولیاء کرام کے جانشین ہیں ان کو ان تمام عبارتوں اور الفاظ کو حذف کر دینا چاہیئے، اس طرح بدل دینا چاہیئے جس سے مفسدین کو ان بزرگوں کے خلاف پروپیگنڈے کا موقعہ ہاتھ نہ لگے۔ اب بریلوی علماء تمام محاذوں پر شکست کھا کر انہیں چند الفاظ کے سہارے اپنے حرام کے لقموں کی حفاظت کر رہے ہیں، اس لئے ان الفاظ کو موضوع بحث بنا کر بحث و مباحثہ کرنے پر وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کہ ان الفاظ و عبارات کو نکال دیا جائے۔ تاکہ نہ رہے بانس اور نہ

بجے بالنسری کے اصول کے مطابق بریلویت ہمیشہ کیلئے دربابر دہ ہوجائے۔

یہی مشورہ میرا جماعتِ اسلامی کے کارکنوں کو بھی ہے کہ وہ ان اختلافی الفاظ وعبارات کو حذف کردیں یا بدل دیں جس سے مخالفین ناجائز فائدہ اٹھارہے ہیں جماعت کی ٹھوس تنظیم اور بلند پایہ لٹریچر اپنا کام کررہا ہے اور مسلمانوں کے قلوب کو گرمارہا ہے غیر مسلموں کے اندر بھی اثر ونفوذ پیدا کررہا ہے لیکن چند غیر ضروری عبارتوں کو لیکر جو شور وغل ہورہا ہے اور جماعت کیطرف سے اسکے جو لمبے چوڑے جوابات دیئے جارہے ہیں اس سے بدرجہا بہتر یہ ہے کہ وہ عبارتیں یا تو حذف کردیجائیں یا اس طرح تبدیل کردیجائیں کہ نزاع کی گنجائش باقی نہ رہے۔

قادری صاحب! آپنے مذکورہ بزرگانِ دین کے متعلق جو ناشائستہ کلمات لکھے ہیں اور ان پر انگریزوں کی چاپلوسی وغیرہ کے جو الزام واتہام لگائے ہیں اس سے انکی عظمت میں کوئی فرق نہیں آیا بلکہ آپنے اپنی ہی مٹی پلید کرلی ہے۔ جو تاریخ داں آپکا رسالہ پڑھے گا وہ آپ کو ہندوستانی تاریخ سے بے خبر اور نرا جاہل سمجھنے پر مجبور ہوگا۔ کیونکہ دنیا جانتی ہے کہ ان بزرگوں کی کوششوں نے تو انگریزوں کے دانت کھٹے کردیئے، اور انہیں کی مجاہدانہ سرگرمیوں نے انگریزوں کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کردیا۔ جسوقت یہ میدانِ جہاد میں دادِ شجاعت دے رہے تھے، دین اور وطن کے لئے سر کٹا رہے تھے اور جیلوں میں قید وبند کی صعوبتیں اٹھارہے تھے۔ اس وقت آپ حضرات مزاروں پر عورتوں اور چھوکروں کی قوالیاں سن رہے تھے اور طبلے کی تھاپ پر وجد کے نام پر ناچ اور کود رہے تھے۔ ہوش میں آئیے تاریخ پڑھئے اور حماقت کی باتیں لکھ کر عوام کو گمراہ نہ کیجئے۔ یہ علم کا دور ہے۔ اب اسکولوں اور کالجوں میں بھی تاریخ پڑھائی جاتی ہے اسلامیات کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ وہ عوام جو جہالت میں آپکے خرافات سن رہے ہیں۔ جب اصل حقیقت انکے سامنے آئے گی تو آپ ہی کے بتائے ہوئے نسخے کے مطابق آپ کا منہ نوچ لیں گے بازبان کھینچ لیں گے اور آپ کا حال ہندوستان میں یورپ کے پادریوں سے بھی بدتر ہوگا۔

پیری مُریدی

دینی تعلیم و تربیت کی ہر زمانے میں ضرورت رہی ہے، جو جید اور متقی علماء اللہ کے لئے یہ کام کرتے ہیں وہ سچے پیر ہوتے ہیں اور ان کا احترام و خدمت مسلمانوں پر فرض ہے۔ اہل حدیث اس قسم کی پیری اور مریدی کے مخالف نہیں ہیں لیکن اس زمانے میں بکثرت ایسے لوگ نظر آرہے ہیں جو خود شریعت سے بے خبر، تقویٰ سے خالی للّٰہیت سے عاری ہونے کے باوجود صرف دولت کمانے کے لئے پیری اور مریدی کا پیشہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو شریعت پر چلانے کے بجائے ان میں مشرکانہ رسوم و رواج پھیلا رہے ہیں، نیز ان کی دولت کے ساتھ ساتھ ان کی عزت اور ایمان بھی لوٹ رہے ہیں۔ جوان لڑکیوں سے بند کمرے میں ہاتھ پیر دبوا رہے ہیں۔ ہاتھ پکڑ کر بیعت کروا رہے ہیں۔ یہ باتیں ایسی نہیں ہیں کہ انہیں رد کرنے کے لئے دلائل کی ضرورت ہو۔ مسلمانوں کو ایسے "مہذب ڈاکوؤں" سے اپنے ایمان، عزت اور دولت کی منظم طور پر حفاظت کرنی چاہیئے۔

بریلوی بھائیوں کیلئے چند اشارے

۱۔ محمد خدا نہیں ہیں، یہ بات سبھی مسلمان مانتے ہیں، اللہ کی مخلوق میں بشر کا درجہ سب سے اونچا ہے، یہ بات بھی پوشیدہ نہیں ہے لہذا جو لوگ حضور کو بشر نہیں مانتے

وہ آپ کا درجہ گھٹاتے ہیں، کیونکہ تمام دوسری مخلوقات کا درجہ بشر سے کم ہے۔

۲۔ اللہ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور ان کی اولاد کو نطفہ سے پیدا کیا۔ صرف مسیحؑ کی پیدائش الگ طرح سے ہوئی، قرآن نے اس کو بیان کر دیا۔ اگر حضورؐ کی تخلیق عام آدمی کی اولاد کی پیدائش سے جداگانہ طریقہ پر ہوئی تو اس کا ذکر قرآن اور حدیث میں کیوں نہیں ہے؟ جس طرح حضرت مسیحؑ کے متعلق حدیث و تواریخ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی پیدائش اور پرورش عام انسانی ڈھنگ پر نہیں ہوئی۔

۳۔ آپ کی پیدائش نور سے ہوئی، یہ بات قرآنی آیات کے صریح خلاف ہے۔ حدیثوں میں بھی کوئی حدیث صحیح اور مضبوط سند سے ایسی نہیں ہے جو آپ کی پیدائش نور سے ہونے پر دلالت کرے، اور اگر کوئی حدیث ہوئی بھی تو قرآن کی صریح آیات کے مقابلہ میں وہ قابلِ قبول نہیں ہو سکتی۔ اس پر محدثین کا اتفاق ہے۔ قرآن میں بہت سی آیتیں آپ کی بشریت پر صاف طور پر دلالت کرتی ہیں۔ بہت سی حدیثیں بھی ایسی ملتی ہیں جن میں حضورؐ نے اپنے بشر ہونے کا اقرار کیا ہے، لیکن ایک بھی آیت یا حدیث ایسی نہیں ہے جس میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے بشر ہونے کا انکار کیا ہو۔

۴۔ مسیحؑ اور ان کی ماں مریمؑ کے بشر ہونے کی دلیل اللہ نے قرآن میں یہ دی ہے کہ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے اس لئے وہ بشر تھے حضورؐ بھی کھانا کھاتے تھے لہٰذا مسیحؑ اور مریمؑ کی طرح آپؐ بھی بشر تھے۔ ورنہ قرآن نے مسیحؑ اور مریم کی بشریت پر جو دلیل دی ہے وہ غلط ہو جائے گی۔

۵۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حضورؐ خالق نہیں تھے مخلوق تھے۔ ہم قرآن اور حدیث کی روشنی میں آپؐ کو مخلوق میں سے بشر مانتے ہیں۔ بریلوی حضرات اگر بشر نہیں مانتے تو ان کو بتانا چاہیئے کہ آپؐ اللہ کی مخلوقات میں سے کس مخلوق کے فرد ہیں؟ لیکن بات مدلل ہونی چاہیئے۔

۶- قرآن کی بہت سی آیتیں ہیں جو یہ بتا رہی ہیں کہ انسان کی ہدایت کے لئے اللہ انسان ہی کو نبی اور رسول بنا کر بھیجتا ہے۔ انسانوں کا رسول غیر انسان نہیں ہو سکتا۔ اگر حضورؐ انسان نہیں تھے تو پھر وہ ہمارے رسول کیسے ہوں گے۔؟۔

مختارِ کل

مختارِ کل اللہ ہے۔ بریلوی حضرات کا حضورؐ کو مختارِ کل کہنا غلط ہے۔ حضورؐ کے لڑکے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا۔ آپؐ کے ایک نواسی کا انتقال ہوا، آپؐ غم میں آنسو بہاتے رہے لیکن خدا کے فیصلے کو روک نہ سکے۔ جنگِ احد میں دندانِ مبارک شہید ہوئے زبانِ مبارک سے یہ نکل گیا۔

"نبی کو زخمی کرنے والے کیسے فلاح پائیں گے"۔ یہ آیت نازل ہوئی۔ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٍ۔ اے پیغمبر! آپ کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ فلاح کا معاملہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔

وسیلہ

حضور معلّم اعظم تھے۔ آپؐ نے ہم کو خدا سے مانگنے کے لئے جو دعائیں سکھائی ہیں، اس میں کہیں وسیلے کا ذکر نہیں۔ ربّنا اور اللّٰھم سے ہر دعا شروع ہوتی ہے۔ جس کا ترجمہ ہے۔

"اے میرے پروردگار .... اے میرے اللہ!"

ان الفاظ سے بندہ خدا سے مانگے بلا وسیلہ مانگنے کا یہ ہے قرآن اور حضورؐ کا بتایا ہوا طریقہ۔ بریلویوں کا یہ کہنا کہ بادشاہ تک پہونچنے کے لئے جس طرح وسیلے ضروری ہیں اسی طرح اللہ سے مانگنے کے لئے وسیلے ضروری ہیں، عوام کو دھوکہ دے کر کمانے کھانے کا یہ ایک من گھڑت ڈھکوسلہ ہے۔

علمِ غیب

قرآن میں بہت سی آیتیں اور صحیح حدیثیں ایسی ہیں جن سے بلاشبہ یہ بات ثابت ہے کہ غیب کا علم اللہ کی خاص صفت ہے۔ حضورؐ نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ علم غیب میں وہ اللہ کے شریک تھے۔ سورۃ منافقون اور توبہ پڑھئے اور اس کی تفسیر دیکھئے۔ یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ منافق غلط باتیں قسمیں کھا کر کہتے اور آپؐ اس کو مان لیتے۔ بعد میں اللہ نے ان کے جھوٹ پر آپؐ کو آگاہ فرمایا۔ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی۔ آپؐ مغموم رہنے لگے، صحابہؓ سے مشورہ کرنے لگے کہ ہم عائشہؓ کو رکھیں یا چھوڑیں۔ اللہ نے جب اصل حقیقت بیان فرمادی تب آپؐ کا غم دور ہوا۔

اولیاء کا احترام

اولیاء اور انبیاء کا احترام، ان کی پوجا نہیں ہے، جو کام اللہ کے لئے ہونا چاہیئے مثلاً سجدہ، نذر و نیاز، کچھ مانگنا۔ اگر اللہ کو چھوڑ کر یہ کام اولیاء کے لئے انجام دیئے جائیں تو یہ شرک ہو جائیگا۔ بریلوی حضرات اولیاء کے نام پر جو مراسم ادا کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ اس کا کچھ شریعت سے ثبوت بھی ہے۔

بریلوی بھائیو! آپ لوگ وہابیوں اور گلابی وہابیوں سے الگ تھلگ جو مراسم انجام دیتے ہیں، مثلاً غیر اللہ کے نام پر نذر و نیاز، فاتحہ، چادر، چراغ، ڈھول کے ساتھ قوالی وغیرہ، یہ باتیں آپ کو حنفی فقہ اور فتاویٰ کی کس کتاب میں ملی؟ جب آپ حنفی ہیں، آپ پر حنفی فقہ کی پابندی ضروری ہے، دیوبندی اور تبلیغی جماعت والے جو امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں۔ اگر آپ کے پاس ثبوت ہو تو ان کو بھی آپ کی بات ماننی پڑیگی۔ ورنہ ان خرافات میں پڑ کر وقت پیسہ اور ایمان ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔؟

ایک بات یہ بھی بتائیے کہ امت محمدیہ میں اب تک کتنے اولیاء گزر چکے ہیں؟ پھر یہ بھی بتائیے کہ سب کی قبروں پر چادر، چراغ وغیرہ چڑھانا سب کے لئے ضروری ہے یا کسی ایک قبر پر کسی ایک آدمی کا چڑھا دینا کافی ہے؟ جواب مدلل ہونا چاہیئے۔ نیز یہ بھی فرمائیے کہ زندگی میں ایک مرتبہ چڑھا دینا کافی ہے یا سالانہ، ماہانہ، روزانہ یا مثل نماز کے دن میں ۵ مرتبہ ضروری ہے۔؟

اگر ان سوالات پر آپ غور فرمائیں گے تو انشاء اللہ اصل حقیقت آپکے سامنے آجائیگی اور ان فضول باتوں سے آپ نجات پا جائیں گے۔ اللہ ہمکو اور آپ کو صحیح راستہ دکھائے۔ آمین۔